باب 1: معاشی جائزہ

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینوں کی بنیاد مالی سال 22ء کے اعدادوشمار ہیں، جنھیں اکتوبر 2022ء میں اس وقت دستیاب اعدادوشمار استعمال کرتے ہوئے حتمی شکل دی گئی۔

1 معاشی جائزہ

1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 22ء میں مسلسل دوسرے برس پاکستان کی حقیقی جی ڈی پی نمو لگ بھگ 6 فیصد تک پہنچ گئی (**جدول 1.1**)۔ یہ نمو وسیع البنیاد تھی کیونکہ زراعت اور صنعت دونوں میں نمایاں اضافہ ہوا جس کے اثرات شعبہ خدمات تک پھیل گئے۔ خاص طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں دوہندسی نمو پائی گئی۔ جی ڈی پی کو تحریک زیادہ تر نجی صَرف سے ملی جبکہ سرمایہ کاری میں خفیف اضافہ ہوا۔ نمو کے محرک کی حیثیت سے صَرف پر مسلسل انحصار کے ساتھ پیداواریت میں سست بہتری سے ایک بار پھر ملک ایسی کیفیت میں آگیا کہ عالمی معیشت کے منفی حالات سے متاثر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ کئی منفی عالمی اور ملکی حالات نے ملک کی معاشی کارکردگی کو نقصان پہنچایا جس کے نتیجے میں مالی سال 22ء کے دوران پھر معاشی عدم توازن پیدا ہوا۔

خاص طور پر مالی سال 22ء کے دوران توسیعی مالیاتی موقف، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور روس یوکرین تنازع کے منفی نتائج کی بنا پر جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں بگاڑ آیا۔ اس کے علاوہ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تاخیر اور سیاسی عدم استحکام نے زرمبادلہ کے ذخائر کو مخدوش سطح تک خالی کرکے ملک کی ضرر پذیری میں اضافہ کردیا۔ اس کی وجہ سے ہونے والی روپے کی قدر میں کمی نے اجناس اور تیل کی بلند عالمی قیمتوں کی منتقلی کی بنا پر مہنگائی کا دباؤ بہت بڑھا دیا۔

مالی سال 22ء کے آغاز میں پاکستان کا تجربہ دوسرے ممالک سے کسی حد تک مشابہ تھا۔ مضبوط پالیسی تحریک اور ویکسین تک رسائی نے عالمی معیشت کو بحال کرنے میں مدد دی (**شکل 1.1 الف**)۔ معاشی نمو کی بھرپور رفتار نے طلب و رسد کے عالمی عدم توازن کو وسیع کردیا جس سے مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ بڑھتے ہوئے عالمی تجارتی حجم اور اس کے ہمراہ کووڈ کی نئی شکلوں (ڈیلٹا اور اومی کرون) نے تقسیم کار نیٹ ورکس میں رکاوٹیں پیدا کیں اور کرائے بھاڑے کے اخراجات میں بھاری اضافے کو ہوا دی۔ روس یوکرین تنازع پھوٹ پڑنے سے اجناس کا بالائی چکر (سپر سائیکل) مزید متحرک

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

	م س 20ء	م س 21ء	م س 22ء
شرحِ نمو * (فیصد)			
حقیقی جی ڈی پی [الف]	-0.9	5.7	6.0
زراعت	3.9	3.5	4.4
صنعت	-5.7	7.8	7.2
جس میں: ایل ایس ایم	-11.2	11.5	10.5
خدمات	-1.2	6.0	6.2
قومی ص اق (مدتی اوسط) [الف]	10.7	8.9	12.2
نجی شعبے کا قرض [ب]	2.9	11.2	21.1
رسدِ زر (ایم ٹو) [ب]	17.5	16.2	13.6
برآمدات [ب]	-7.1	13.8	26.6
درآمدات [ب]	-15.9	24.4	32.9
ٹیکس محاصل — ایف بی آر [ج]	4.4	19.2	28.9
شرح مبادلہ (+اضافہ / -کمی فیصد) [ب]	-4.8	6.7	-23.1
پالیسی ریٹ [ب] (ختم مدت)	7.00	7.00	13.75
ارب ڈالر			
اسٹیٹ بینک کے ذخائر (ختم مدت) [ب]	12.1	17.3	9.8
کارکنوں کی ترسیلاتِ زر [ب]	23.1	29.5	31.3
جاری کھاتے کا توازن [ب]	-4.4	-2.8	-17.4
فیصد جی ڈی پی			
مالیاتی توازن [د]	-7.1	-6.1	-7.9
جاری کھاتے کا توازن	-1.5	-0.8	-4.6
سرمایہ کاری [الف]	14.8	14.6	15.1

* مالی سال 20ء، مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو اور اس کے ذیلی اجزا سے متعلق اعدادوشمار 16-2015ء کی مستقل بنیادی قیمتوں پر ہیں اور بالترتیب حتمی، نظر ثانی شدہ اور عبوری تخمینوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماخذ: [الف] پاکستان دفتر شماریات؛ [ب] اسٹیٹ بینک، نمو امریکی ڈالر کی قدر پر مبنی؛ [ج،د] وزارت خزانہ

ہوا اور توانائی اور غیر توانائی اجناس کی قیمتیں بہت تیزی سے بڑھ گئیں (**شکل 1.1 ب**)۔

اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے مختلف ممالک میں مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ کیا اور جاری کھاتے کے عدم توازن کو وسیع کردیا خصوصاً اجناس درآمد کرنے والے ممالک میں، جس سے پالیسی اقدامات ضروری ہوگئے (**شکل**

1.1ج)۔ کچھ ابھرتی ہوئی معیشتوں نے مالی سال 21ء میں پالیسی تحریک کو ختم کرنا شروع کر دیا تھا اور شرح سود بڑھائی تھی جبکہ ترقی یافتہ معیشتوں نے مالی سال 22ء میں ایسا کیا (**شکل 1.1** د)۔ تاہم ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسیاں تیزی سے سخت ہونے سے ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی میں رکاوٹیں آئیں، کرنسی کی قدر میں کمی پیدا ہوئی اور مہنگائی کا دباؤ مزید بڑھا۔ بلند مہنگائی، رسدی زنجیر کی بڑھتی ہوئی رکاوٹوں اور کووڈ کی نئی قسم (اومی کرون) سامنے آنے سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے اختتام کے قریب عالمی نمو بتدریج کم ہونے لگی۔

مالی سال 22ء میں پاکستان کی معاشی سرگرمیوں میں بھی نمایاں توسیع دیکھی گئی۔ مالی سال کے دوران پالیسی ماحول حقیقی معاشی سرگرمیوں کے لیے زیادہ تر سازگار تھا۔ صنعت، برآمدات اور تعمیرات کے لیے ٹیکس مراعات کی شکل میں پالیسی تعاون اور صوبائی ترقیاتی اخراجات میں بھاری اضافوں نے ان شعبوں میں نمو کو تقویت دی۔ اسی طرح تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے اثرات سے صارفین کو تحفظ دینے کے لیے حکومت نے کئی ٹیکس مراعات اور سبسڈیز متعارف کرائیں جس سے طلب مزید بڑھی۔ اس کے نتیجے میں بھاری اور غیر میزانی مالیاتی توسیع نے جنم لیا اور پچھلے دو برسوں سے مالیاتی یکجائی کے جس ایجنڈے پر عملدرآمد جاری تھا اس سے واضح انحراف ہوا۔ ساتھ ہی وبا کے دوران دی جانے والی زری تحریک کے مؤخر اثر، ہاؤسنگ اور تعمیرات کے اسٹیٹ بینک کے اہداف اور عارضی معاشی نوماکاری سہولت (TERF) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (LTFF) کے تحت استعداد میں توسیع سے جی ڈی پی نمو کو تقویت ملتی رہی۔ ملکی اور عالمی طلب میں مسلسل مضبوطی اور وبا کے حوالے سے کم ہوتی ہوئی تشویش نے بھی مالی سال 22ء میں معاشی سرگرمی کی رفتار کو تحریک دی۔ مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کو وبا کی دو لہروں (ڈیلٹا

شکل 1.1: م س22ء میں قیمت اجناس کا خطرہ عالمی معاشی حرکیات پر چھایا رہا

الف: اہم معیشتوں میں اوسط حقیقی جی ڈی پی نمو—م س22ء

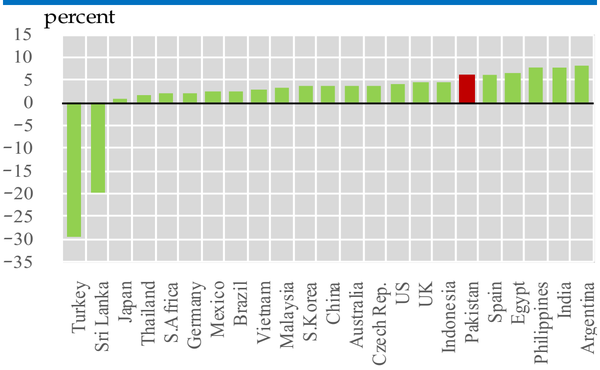

Source: Pakistan Bureau of Statistics and Haver Analytics

ب: اجناس کی قیمت کے اشاریے

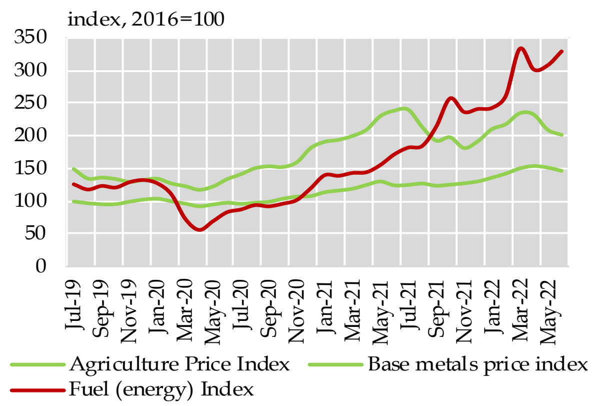

Source: International Monetary Fund

ج: اوسط جاری کھاتے کا خسارہ بطور فیصد جی ڈی پی—م س22ء

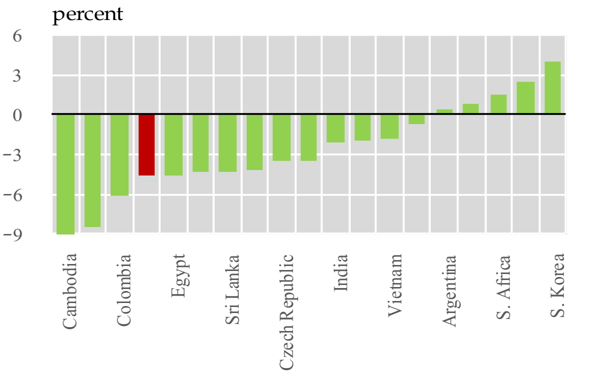

Source: Haver Analytics

د: اوسط سال بسال مہنگائی اور پالیسی ریٹس میں تبدیلی

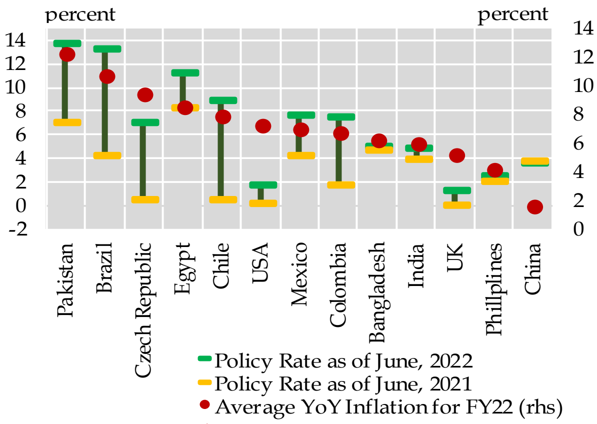

Source: Haver Analytics, CBRates.com

اور اومی کرون) کا سامنا ہوا۔ تاہم ٹیکے لگائے جانے کی بڑھتی ہوئی رفتار اور انفیکشن کی گھٹتی ہوئی شدت کی بنا پر مالی سال 22ء میں اقتصادی سرگرمیوں میں رکاوٹ نہیں آئی (**شکل 1.2**)۔

جی ڈی پی نمو وسیع البنیاد تھی جس میں ایل ایس ایم اور تھوک اور خردہ تجارت کا نمایاں حصہ رہا جبکہ زراعت میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔ ایل ایس ایم کی کارکردگی بہت اچھی رہی اور اس کے 22 میں سے 19 شعبوں میں سال بسال اضافہ ہوا جس میں ملبوسات، چینی، گاڑیوں اور ادویات کا بڑا حصہ تھا۔ ملبوسات میں اضافے کا بنیادی سبب برآمدات کا بڑھنا تھا جس نے مالی سال 22ء کے دوران تنہا ایل ایس ایم نمو میں تقریباً ایک تہائی کا اضافہ کیا۔ اس شعبے کو وبا کے بعد عالمی طلب کی بحالی سے فائدہ ہوا کیونکہ مالی سال 22ء میں تیار ملبوسات کی برآمدات کا حجم تیزی سے بڑھ گیا۔ اس شعبے کو بلند طلب سے فائدہ اٹھانے میں مدد دینے کے لیے حکومت نے شعبے کے لیے متعدد مراعات فراہم کیں جیسے خام مال کی درآمد پر ٹیکس اور ڈیوٹی میں رعایت، توانائی کی سبسڈیز اور ٹیکس ریفنڈز کی جلد ادائیگی۔ اس کے علاوہ روپے کی قدر میں کمی اور کپاس کی بلند عالمی قیمت سے بھی اس شعبے کی نفع آوری میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ کپاس کی ملکی قیمتوں میں اضافے نے خام مال کی لاگت بڑھادی تاہم برآمدی اکائی قدروں سے ہونے والے فائدے نے اس اثر کو زائل کرنے میں مدد دی۔ برآمد کو تحریک ملنے کے علاوہ چینی، گاڑیوں اور ادویات نے بھی بلند ملکی طلب کی بنا پر مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

مالی سال 22ء کے دوران شعبہ زراعت نے مضبوط نمو دکھائی جس کا بڑا سبب گلہ بانی کی بہتر کارکردگی اور سازگار موسمی حالات کی بنا پر خریف کی تمام فصلوں کی پیداوار میں نمایاں اضافہ تھا۔ جہاں تک کپاس کا تعلق ہے، صرف یافت میں بھاری اضافے نے ہی پیداوار کی توسیع میں کردار ادا کیا کیونکہ کاشتکار اراضی کا رقبہ چاول، مکئی اور گنے کی زیادہ نفع بخش فصلوں کی جانب مسلسل منتقل کرتے رہے۔ خاص طور پر مرغبانی اور مویشیوں کی خوراک کی مستحکم طلب، زیادہ یافت دینے والے بیجوں کی دستیابی اور مسابقتی قیمتوں کے پیش نظر مکئی کی پیداوار میں گذشتہ کئی برسوں سے مسلسل اضافہ ہورہا ہے اور مالی سال 22ء کے دوران جی ڈی پی نمو میں اہم فصلوں کے اندر اس کا بلند ترین حصہ تھا۔ اسی طرح بلند برآمدی طلب نے کاشتکاروں کو چاول کا زیر کاشت رقبہ بڑھانے کی تحریک دی جبکہ بلند قیمت خرید سے انہیں گنے کا زیر کاشت رقبہ بڑھانے کی ترغیب ملی۔ تاہم مالی سال 22ء کے دوران ربیع کی اہم فصل گندم کی پیداوار گھٹ گئی جس کی وجہ پانی اور کھاد کی کم دستیابی تھی۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں یہ بھرپور تیزی مسلسل دوسرے سال تھوک اور خردہ کاروبار اور خدمات میں پائیدار اضافے پر منتج ہوئی۔

مالی سال 22ء میں گنجائشی پالیسیوں کے اثر نے معیشت میں طے کردہ نمو سے زیادہ شرح کے حصول میں کردار ادا کیا۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے ساتھ معیشت کی اس وفور حدت (اوورہیٹنگ) سے ملک کے معاشی استحکام کو خطرات لاحق ہوئے۔ اوّل، معاشی سرگرمیوں کی مسلسل تیزی کے ساتھ اجناس کی قیمتوں کی بحالی مالی سال 22ء کے دوران درآمدی بل میں بڑے اضافے کا باعث بنی جس نے برآمدات میں توسیع کو پیچھے چھوڑ دیا۔

شکل 1.2: کووڈ19 کے کیسز اور پاکستان میں ٹیکہ لگوائی

الف: پاکستان میں کووڈ19 کے نئے کیسز کا رجحان | ب: پاکستان میں ٹیکے لگوانے والے کل افراد

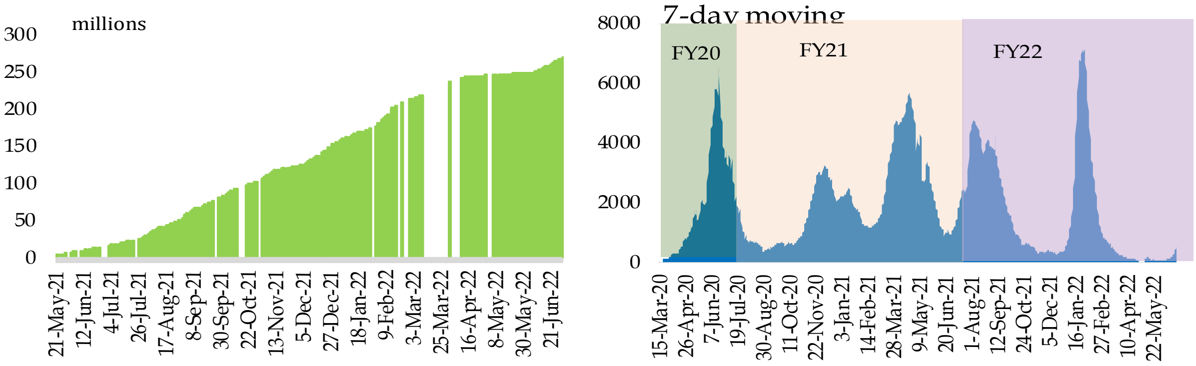

Source: ouworldindata.org

دوم، بیرونی کھاتے کے دباؤ کی بناپر روپے کی قدر میں خاصی کمی آئی جس نے سال کے دوران مہنگائی کے دباؤ میں شدت پیدا کر دی۔ سوم، مالیاتی نتیجہ بھی متاثر ہوا۔ اگرچہ درآمدات میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے ٹیکس وصولی بڑھ گئی تاہم ایندھن کی سبسڈیز میں وسیع البنیاد اضافہ سال کے دوران مالیاتی کارکردگی میں بگاڑ پر منتج ہوا۔ چہارم، سال کے دوران بڑھتی ہوئی شرح سود نے ملکی قرض کی واپسی کی ضروریات بڑھا دیں کیونکہ رواں قرضے پر انحصار میں اضافہ ہو گیا۔

معاشی سرگرمیوں کی مسلسل تیزی اور کووڈ ویکسین درآمد کرنے کی ضرورت نے توانائی اور غیر توانائی دونوں مصنوعات کی درآمدی طلب کو تحریک دی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے آخر کے قریب چین میں کووڈ کی نئی لہر سامنے آنے اور فروری 2022ء میں روس یوکرین تنازع پھوٹ پڑنے سے، جس سے رسدی زنجیر میں مزید خلل پڑا، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ شدید تر ہو گیا۔ چنانچہ درآمدی طلب میں واضح سست روی کے باوجود اجناس کی قیمتوں میں اضافے نے درآمد کو بلند سطح پر رکھا (**شکل 1.3ب**)۔

مالی سال 22ء میں مضبوط طلب اور اجناس کی قیمتوں میں اضافے کے امتزاج نے ملک کے بیرونی کھاتے پر خاصا دباؤ ڈالا۔ اس بگاڑ میں مرکزی حیثیت درآمدات کی تھی جو مالی سال 22ء کے دوران نمایاں طور پر 32.9 فیصد سال بسال بڑھ گئیں۔ اس اضافے میں بڑا کردار توانائی کی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا تھا (**شکل 1.3الف**)۔ زیادہ تر اضافہ پہلی ششماہی میں دیکھا گیا کیونکہ

دوسری جانب اشیا و خدمات کی برآمدات سے ہونے والی آمدنی اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ برآمدات میں 26.6 فیصد سال بسال کا بھاری اضافہ دیکھا گیا جو پہلی بار 30 ارب ڈالر کے نشان کو عبور کر گئیں۔ دیگر عوامل کے علاوہ روپے کی قدر میں کمی نے بھی برآمدی نمو کو بہتر بنانے میں مدد دی۔ اس اضافے میں ٹیکسٹائل برآمدات کا حصہ نمایاں تھا

شکل 1.3: پاکستان کی معاشی کارکردگی پر اجناس کی قیمت کے دھچکے کا اثر

الف: قیمت کا اثر تجارتی نمو پر

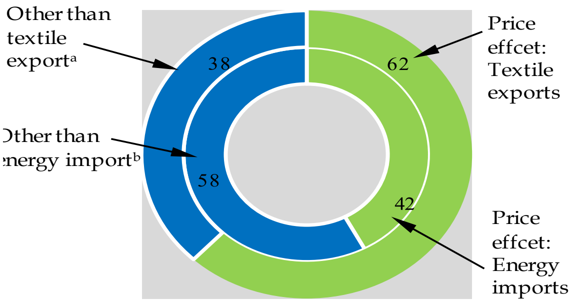

[a]price and volume effect of all exports and volume effect of textile exports; [b]price and volume effect of all imports and volume effect of energy imports

Source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP calculations

ب: درآمدی طلب بتدریج کم ہوتے ہوئے

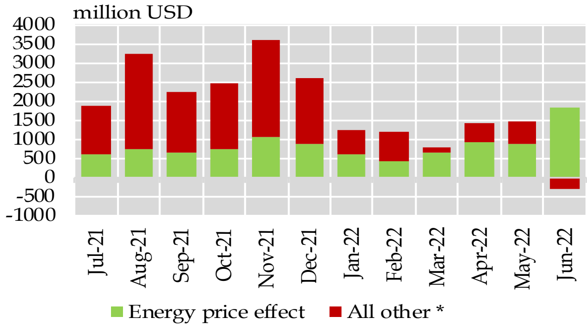

*All other: price and volume effect of all imports and volume effect of energy imports

Source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP calculations

ج: زرمبادلہ ذخائر اور شرح مبادلہ کا اتار چڑھاؤ

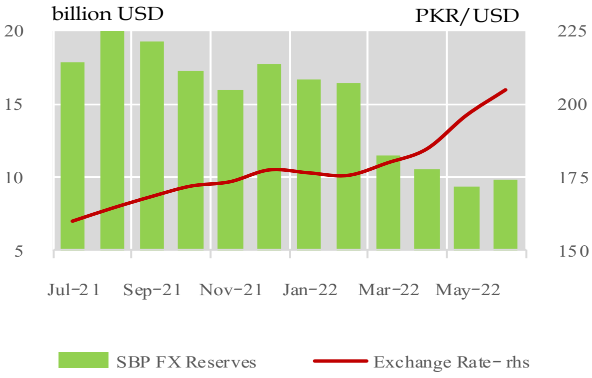

Source: State Bank of Pakistan

د: سال بسال مہنگائی—مختلف عوامل کے حصے

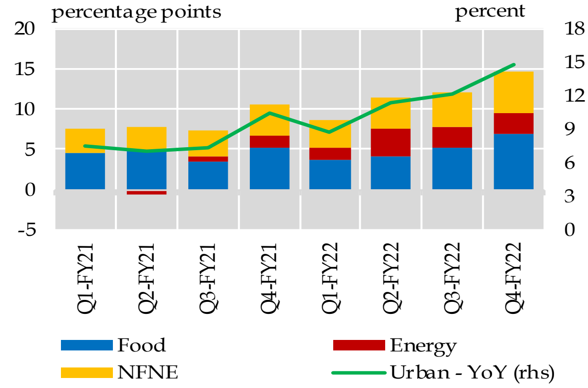

Source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP calculations

کیونکہ اس شعبے کو بین الاقوامی منڈی میں کپاس اور اس کی مصنوعات کی بڑھی ہوئی قیمتوں سے فائدہ ہوا۔ مالی سال 22ء میں ٹیکسٹائل مصنوعات کی بلند برآمدی اکائی قیمتوں نے برآمدی آمدنی کے پورے اضافے میں لگ بھگ دو تہائی حصہ ڈالا (**شکل 1.3 الف**)۔ اس شعبے کو توانائی کی سبسڈیز، اہم ٹیکسٹائل درآمدات کی ٹیرف میں ردّوبدل، سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی کے بلند ریفنڈ اور ٹرف سمیت نومالکاری اسکیموں کے ذریعے رعایتی قرض کی صورت میں پالیسی تعاون سے بھی فائدہ ہوا جس نے عالمی طلب کی بحالی سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے میں مدد دی۔

مالی سال 22ء میں نان ٹیکسٹائل برآمدات بھی مضبوط رہیں اور بڑھتے ہوئے حجم نے برآمدات میں مجموعی اضافے کا دسواں حصہ ڈالا۔ اس کے علاوہ بعض روایتی زمروں جیسے چاول اور کچھ غیر روایتی برآمدات جیسے تل، مکئی اور صاف شدہ تانبے میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔ زرعی اجناس کی بہتر پیداوار، چین تک ڈیوٹی فری رسائی اور عالمی منڈی میں بڑھی ہوئی طلب اس اضافے کے بنیادی محرکات تھے۔ اسی طرح کارکنوں کی ترسیلات زر 2 ارب ڈالر ماہانہ سے اوپر رہیں اور مالی سال 22ء میں 6.2 فیصد بڑھ گئیں۔ تاہم زرمبادلہ کی آمد میں یہ اضافہ مالکاری کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہ تھا۔

تجارتی خسارے میں بگاڑ کے علاوہ مالی سال 22ء میں بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیاں بھی کچھ بڑھ گئیں۔ دسمبر 2021ء میں قرضہ واپسی تعطّل اقدام (DSSI) کی میعاد کے خاتمے، بیرونی قرضے کے بڑھتے ہوئے اسٹاک اور بڑھتی ہوئی عالمی شرح سود اس اضافے کی بنیادی طور پر ذمہ دار تھے جس نے جاری کھاتے کے خسارے کو مزید بڑھا کر چار سال کی بلند ترین سطح تک پہنچا دیا۔ جہاں تک فنانسنگ کا تعلق ہے، مالی سال 22ء میں زرمبادلہ کے قرضوں اور واجبات کی آمد 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 21ء میں 5.7 ارب ڈالر تھی۔ سب سے زیادہ اضافہ دوطرفہ ذرائع جن میں سعودی عرب اور چین نمایاں تھے سے آنے والی رقوم میں ہوا۔ پاکستان کو کثیر فریقی قرض دہندگان سے بھی قرضے ملے اور توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے چھٹے جائزے کی تکمیل کے بعد فروری 2022ء میں آئی ایم ایف نے 1.1 ارب ڈالر کی قسط جاری کی۔ یہ اجرا کووڈ سے نمٹنے کے لیے اگست 2021ء میں آئی ایم ایف کے عالمی ایس ڈی آر اختصاص کے تحت آنے والے 2.8 ارب ڈالر کے علاوہ تھا۔ حکومت نے دوران سال ریاستی بانڈز کے ذریعے 2 ارب ڈالر بھی اکٹھا کیے۔ تاہم آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تاخیر اور سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں بیرونی رقوم کی آمد توقع سے کافی کم ہوئی۔ سال کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں بھی سست روی سے اضافہ ہوا جبکہ جزدانی سرمایہ کاری کے ایکویٹی تمسکات میں سے خالص اخراج دیکھا گیا۔ بحیثیت مجموعی خالص آمدِ رقوم بڑھتی ہوئی فنانسنگ کی ضروریات کے لیے کافی نہ تھی جس کے نتیجے میں مالی سال 22 کے دوران اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر میں 7.5 ارب ڈالر کی کمی ہوئی (**شکل 1.3 ج**)۔ بیرونی کھاتے میں بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث مالی سال 22ء میں روپے کی قدر 23.1 فیصد گھٹ گئی۔

دورانِ سال روپے کی قدر میں کمی نے بلند ملکی طلب اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے مجموعی اثر کو بڑھا دیا۔ مالی سال 22ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت (NCPI) مہنگائی اسٹیٹ بینک کی نظر ثانی شدہ پیش گوئی 9-11 فیصد سے متجاوز ہو کر 12.2 فیصد کی دوہندسی سطح تک پہنچ گئی۔ مالی سال 22ء کے دوران غیر غذائی غیر توانائی گروپ کی مہنگائی بھی بڑھ گئی جس سے طلبی اور رسدی دباؤ دونوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے بعد قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی دوسری ششماہی میں بڑھ گئی (**شکل 1.3 د**)۔ غذائی گروپ بالخصوص غیر تلف پذیر اشیا کا زمرہ مہنگائی کا بڑا سبب تھا۔ درآمد شدہ اجناس (جیسے پام آئل اور چائے) کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے ساتھ بعض اجناس (خصوصاً دودھ اور گوشت) میں طلب و رسد کے فرق نے اس گروپ میں مہنگائی کے دباؤ کو تحریک دی اور مالی سال 22ء کے دوران مجموعی مہنگائی میں ایک تہائی حصہ ڈالا۔ دوسری طرف بعض تلف پذیر اشیا جیسے ٹماٹر، تازہ پھل اور سبزیوں کی قلت نے مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران غذائی گرانی کو بڑھایا۔

ایندھن کی مہنگائی بھی دوران سال بلند سطح پر رہی۔ یہ صورت حال گھرانوں کو عالمی قیمتوں میں اضافے کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے سال کے بیشتر حصے کے دوران ٹیکس ریلیف دیے جانے کے باوجود رہی۔ روس یوکرین تنازع پھوٹ پڑنے کے باعث مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی سے ایندھن کی قیمتیں مزید دباؤ میں آ گئیں۔ حکومت نے فروری 2022ء میں اعلان کردہ ریلیف پیکیج کے تحت ایندھن کی سبسڈیز کا حجم بڑھا دیا۔ تاہم بیرونی کھاتے پر دباؤ کے باعث آخر مئی 2022ء سے اس پالیسی تعاون کی واپسی ضروری ہوگئی۔ توانائی

کی سبسڈیز کے خاتمے کے بعد مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں ایندھن کی مہنگائی بڑھ کر 58.5 فیصد تک پہنچ گئی۔

غیر میزانی توانائی کی سبسڈیز اور گردشی قرضے کی ادائیگیوں نے جاریہ اخراجات کو بڑے فرق سے پچھلے سال کی سطح سے متجاوز کردیا جس سے مالی سال 22ء کے دوران مالیاتی اور بنیادی خسارہ بڑھ گیا۔ پچھلے دو برسوں کی پالیسیوں میں، جن میں مالیاتی دور اندیشی کے ساتھ زری تعاون شامل تھا، اس غیر متوقع تبدیلی نے معاشی عدم توازن پیدا کرنے میں کردار ادا کیا۔ جاریہ اخراجات میں توسیع سے دوران سال ترقیاتی مصارف کے لیے مالیاتی گنجائش گھٹ گئی۔ تاہم محاصل کی کارکردگی بھرپور رہی۔ وفاقی اور صوبائی سطح دونوں پر ٹیکس وصولی کچھ بڑھی۔ ایف بی آر ٹیکس کی نمو چھ سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی اور سال کے نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینے سے تھوڑا تجاوز کرگئی۔ زیادہ تحریک درآمد سے متعلق ٹیکسوں سے آئی جو مالی سال 22ء میں ایف بی آر کی مجموعی ٹیکس وصولی میں دو تہائی سے زائد پر محیط تھے۔ یہ فوائد زیادہ تر بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے حاصل ہوئے۔ اس کے علاوہ مستثنیات کے خاتمے، انتظامی اصلاحات اور نئے ٹیکسوں کے ذریعے ٹیکس اساس بڑھانے کی کاوشوں نے بھی ٹیکس وصولی کی نمو میں کردار ادا کیا۔ اسی طرح ملکی طلب میں تیزی اور ٹیکس پالیسی کی کوششوں کی بنا پر مالی سال 22ء میں صوبائی ٹیکس وصولی بلند رہی۔ صوبائی محاصل کی وصولی میں نمایاں اضافے اور وفاقی قابل تقسیم پول کے تحت وصولیوں کے بڑھنے سے دوران سال صوبائی ترقیاتی اخراجات کو خاصا بڑھاوا ملا۔ تاہم مجموعی طور پر نان ٹیکس محاصل کی ناقص کارکردگی نے ٹیکس وصولی میں معتدبہ اضافے کے اثر کو جزوی طور پر زائل کردیا۔ اس سست روی کا سبب زیادہ تر پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کی پست وصولی اور ایس بی پی ایکٹ کے تحت منتقلی کے طریقے میں تبدیلی کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے منافع کی جزوی منتقلی تھی۔ نئے طریقہ کار کے تحت اسٹیٹ بینک کا منافع مالی سال کے خاتمے پر مالی گوشوارے کو حتمی شکل دیے جانے کے بعد سالانہ بنیاد پر حکومت کو منتقل کیا جائے گا۔ چنانچہ جنوری 2022ء میں ایکٹ کی منظوری کے بعد اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی رک گئی جس سے مالی سال 22ء کے دوران حکومت کو اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی میں کمی آئی۔

بیرونی اور مالیاتی کھاتے میں بڑھتے ہوئے عدم توازن کی مطابقت سے مالی سال 22ء میں سرکاری قرضے کا بوجھ بڑھ گیا۔ ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے دوران سال سرکاری قرضہ اکٹھا ہونے میں بیرونی اور ملکی قرضے دونوں نے حصہ ڈالا۔ اگرچہ مالی سال 22ء میں سرکاری قرضے کا خاکہ عرصیت بہتر ہوتا گیا تاہم رواں شرح کی قرض تمسکات پر بڑھتے ہوئے انحصار نے روز افزوں شرح سود کے ماحول میں شرح سود کے خطرے میں اضافہ کردیا۔ قرض کی واپسی کا بڑھتا ہوا بوجھ ملک کی مستقبل کی قرضے واپس کرنے کی صلاحیت کو متاثر کررہا ہے اور ترقیاتی مصارف جیسے دیگر اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش کو سکیڑ رہا ہے۔ اگرچہ DSSI کے تحت قرضے کی دستیابی اور ٹیکسوں میں درآمد کی وجہ سے اضافے نے مالی سال 22ء میں قرضے کی واپسی کی صلاحیت کو بہتر بنایا ہے تاہم ان فوائد کی پائیداری کے لیے مالیاتی یکجائی کا بھرپور عزم ضروری ہے۔

خسارہ پورا کرنے کے لیے بینکاری نظام پر حکومت کے انحصار نے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں تیزی سے اضافے میں کردار ادا کیا۔ ایس بی پی ایکٹ میں ترمیم کے مطابق حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض نہیں لیا اور خسارے کو پورا کرنے کے لیے زیادہ تر کمرشل بینکوں پر انحصار کیا۔ اسی طرح معاشی سرگرمیوں میں مسلسل تیزی اور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے مالی سال 22ء میں مختصر مدتی مالکاری اور معینہ سرمایہ کاری دونوں میں نجی شعبے کی قرضے کی ضروریات بڑھ گئیں جس سے خالص ملکی اثاثوں کو مزید تحریک ملی۔ ساتھ ہی بیرونی کھاتے میں نمایاں بگاڑ اور اس کے بعد خالص بیرونی اثاثوں میں سکڑاؤ نے مالی سال 22ء کے دوران رسد زر کی نمو کو محدود کردیا۔ مالی سال 22ء کے دوران مالی بازار کے مجموعی حالات دشوار رہے کیونکہ پالیسی ریٹ سے شبینہ شرحوں کا انحراف دوران سال بڑھتا گیا۔ روز افزوں مہنگائی کے دباؤ کے ماحول میں شرح کے بڑھنے کی مارکیٹ کی توقعات اور اسٹیٹ بینک کے پالیسی موقف کے درمیان خلیج، حکومت کی بڑھتی ہوئی میزانی قرض کی ضروریات اور نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی بلند تر طلب نے بنیادی طور پر مالی سال 22ء کے دوران بازار زر کے تفاوت میں اضافے کو تحریک دی۔

عملاً سال کے دوران بڑھتی ہوئی اقتصادی مشکلات ایک پالیسی ردعمل کی متقاضی تھیں۔ چنانچہ جوں جوں سال گذرا، حکومت اور اسٹیٹ بینک نے ملکی طلب کی رفتار کو قابو کرنے کے لیے مختلف اصلاحاتی اقدامات کیے۔ ان میں

شکل 1.4: م س 22ء میں پالیسی کاوشوں نے درآمدی نمو پر قابو پانے میں مدد دی

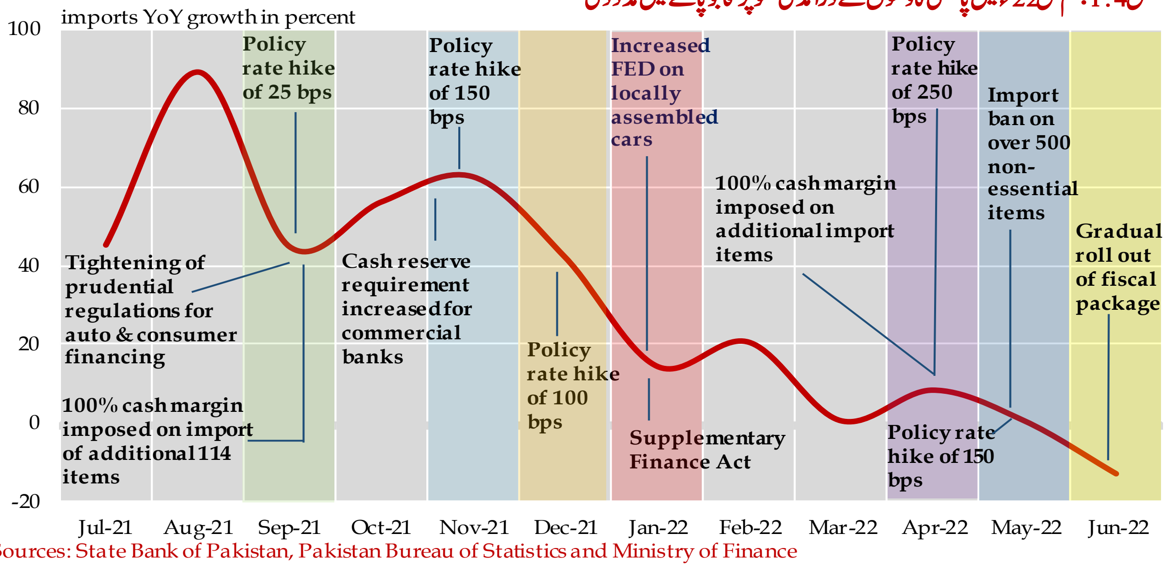

Sources: State Bank of Pakistan, Pakistan Bureau of Statistics and Ministry of Finance

مندرجہ ذیل شامل تھے: (i) پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 675 بی پی ایس بڑھانا، (ii) گاڑیوں اور صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کو سخت کرنا، (iii) متعدد درآمدی اشیا پر 100 فیصد کیش مارجن عائد کرنا، (iv) کمرشل بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ بڑھانا، (v) مقامی طور پر اسمبل کی جانے والی کاروں پر ایف ای ڈی میں اضافہ کرنا، (vi) سپلیمنٹری فنانس ایکٹ کے تحت مختلف ٹیکس مستثنیات ختم کرنا، (vii) غیر ضروری اشیا کی درآمد پر پابندی لگانا، اور (viii) مالیاتی پیکیج کو بتدریج ختم کرنا۔ ان اقدامات سے درآمدات میں نمو کی رفتار کو کم کرنے میں کامیابی ہوئی (**شکل 1.4**)۔ مالی سال 22ء کے آخر کے قریب سیمنٹ کی ترسیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت سمیت بلند تعدد کے طلبی اظہاریے بھی معتدل ہونے لگے (**شکل 1.5**)۔ تاہم مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے کا منظر نامہ بدستور بگڑتا گیا۔

مالی سال 22ء کا تجربہ ایک بار پھر ملک کی ساختی کمزوریوں سے نمٹنے کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ ملک کی راہِ نمو کی 'تیزی مندی' (boom-bust) والی نوعیت کے عین مطابق تیز نمو کا موجودہ دور بھی توازن ادائیگی کے معروف دباؤ کی شکل اختیار کر گیا۔ ملک کی زرمبادلہ آمدنی کی مختصر اساس اور بیرونی سرمایہ کاری کی قلیل رقوم کی آمد کے علاوہ توقع سے کم سرکاری رقوم کی آمد نے اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر میں شدید کمی میں کردار ادا کیا۔ اس بگاڑ نے دوران سال ملک کی اشیا اور خدمات کی برآمدات، جیسے اطلاعات، مواصلات اور ٹیکنالوجی (ICT) کی خدمات کی برآمدات جو گذشتہ چار برسوں میں دگنی ہو گئیں، میں خاطر خواہ توسیع کو گہنا دیا۔

شکل 1.5: م س 22ء کے آخر تک ملکی طلب کی طاقت کم ہونے لگی*

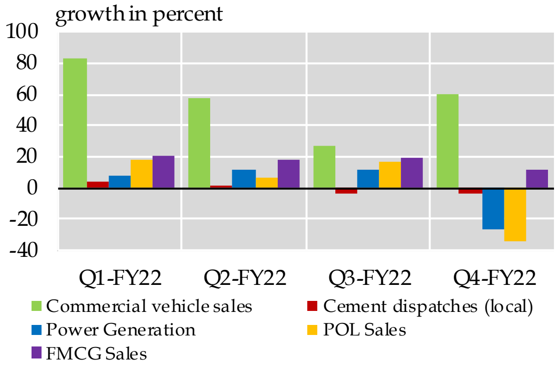

*cement dispatches in 000 tons, power generation in Gwh POL sales in 000 MT, FMCG sales is million Rs

Sources: APCMA, PAMA, OCAC, NEPRA, Corporate reports (various issues)

پاکستان کے اشیاسازی کے شعبے میں نفاست کی سطح کے پیش نظر ملک کی مرچنڈائز برآمدات کا بڑا حصہ پست قدر اضافی کی حامل مصنوعات پر مشتمل ہے۔ صنعت کے ڈھانچے کی ہیئت قلبی کر کے اسے اعلیٰ ٹیکنالوجی کے حامل شعبے میں بدلنے کے لیے طویل مدت تک طبیعی اور انسانی وسائل میں بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں نوجوان آبادی کا بڑھتا ہوا حصہ بھی آبادیاتی فوائد حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ تاہم ان فوائد کو حقیقتاً حاصل کرنے کے لیے ایک سازگار اور مثبت ماحول درکار ہے۔ اس سلسلے میں

اس رپورٹ کے ایک خصوصی باب میں پاکستان میں آبادیاتی فوائد کے امکانات کی تفہیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس باب میں ان پالیسیوں کا خاکہ بیان کیا گیا ہے جو آبادی اور سازگار عمر کے ڈھانچے کے فوائد حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں۔اس باب میں کہا گیا ہے کہ انسانی سرمائے کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے سرمایہ کاری،اچھے نظم ونسق کے ساتھ بلند بچت اور سرمایہ کاری کو یقینی بنانے والا سازگار معاشی ماحول،صنعت کے موافق پالیسیاں اور مؤثر منڈیاں آبادیاتی امکانات سے مستفید ہونے کے لیے کلیدی شرائط ہیں۔

اسی طرح ملک کی قلیل زرمبادلہ آمدنی پر دباؤ کم کرنے کے لیے ایک قابل عمل راستہ یہ ہے کہ اشیا سازی کے شعبے کو مقامی بنانے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔توانائی کی درآمدات پر انحصار کو کم کرنے کی ضرورت بھی ہے جو مالی سال 22-2020ء کے دوران اوسطاً پورے درآمدی بل کے لگ بھگ ایک چوتھائی کے برابر تھیں۔اس کے لیے توانائی کے مؤثر استعمال اور بچت کے ذریعے توانائی کی شدت (energy intensity) کو گھٹانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہوگی۔مزید برآں،فوسل فیولز پر پاکستان کے بہت زیادہ انحصار کے پیش نظر قابل تجدید ذرائع سے بجلی کی پیداوار کی جانب پیش رفت کی ضرورت ہے جو باکفایت،لاگت کے اعتبار سے مؤثر اور معاشی طور پر قابل عمل ہے۔

ملک کی زرمبادلہ آمدنی پر ایک اور بڑا بوجھ غذائی درآمدات ہیں۔چند سال کو چھوڑ کر پاکستان غذائی اجناس کا خالص درآمد کنندہ رہا ہے (**شکل 1.6**)۔ ماحولیاتی تبدیلی کی بڑھتی ہوئی دشواریوں کی وجہ سے پاکستان میں ناکافی غذائی تحفظ کی صورت حال تشویش کا باعث ہے۔ماحولیاتی تبدیلی کی بڑھتی ہوئی رفتار آئندہ برسوں میں برسات میں تغیرات لا سکتی ہے اور بار بار سیلاب یا قحط کا سبب بن سکتی ہے۔موسم کا ناقابل پیش گوئی ہونا پاکستان کے شعبہ زراعت کے لیے سنگین مضمرات کا حامل ہے۔اس پس منظر میں ماحولیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے چیلنج سے نبرد آزما ہونے کے لیے سوچی سمجھی حکمت عملی تشکیل دینے کی ہنگامی ضرورت ہے۔بالخصوص بدلتے ہوئے موسم کی مناسبت سے موزوں بیجوں کی نئی اقسام پیدا کرنے کے لیے بیجوں کی تیاری کے شعبے میں تحقیق وترقی اور ایک ایسا پالیسی فریم ورک،جس میں زرعی پیداوار بڑھانے کی خاطر پانی کے انتظام کی حکمت ہائے عملی پر زور دیا جائے، تشکیل دینے کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

1.2 معاشی منظرنامہ

مالی سال 23ء کے دوران پاکستان کی معاشی نمو خاصی معتدل ہونے کی توقع ہے۔جیسا کہ بلند تعدد کے طلبی اظہاریوں کی بتدریج کم ہوتی ہوئی فروخت سے مترشح ہوتا ہے، حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے طلب کم کرنے کے اقدامات نے مالی سال 23ء کے ابتدائی مہینوں میں حدت یافتہ معیشت کو ٹھنڈا کرنا شروع کر دیا ہے۔مالی سال 23ء کے آغاز میں جب ملک کے ایک بڑے حصے کو وسیع پیمانے پر سیلاب نے نشانہ بنایا تو معیشت پہلے ہی استحکام کے مرحلے میں تھی۔

شکل 1.6: پاکستان میں خالص غذائی درآمدات

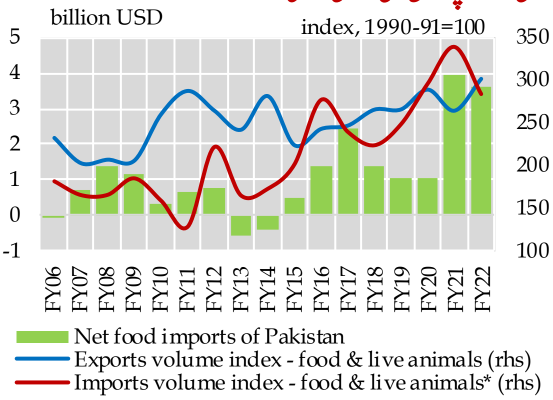

*also includes vegetable/animal oils & fats

Source: Pakistan Bureau of Statistics

امکان ہے کہ مالی سال 23ء کے سیلاب سے مختلف واسطوں سے ملک کی حقیقی معاشی سرگرمیوں پر اثرات مرتب ہوں گے۔خصوصاً فصلوں اور مویشیوں کو ہونے والے نقصانات سے زراعت کو جو ضرر پہنچا ہے امکان ہے کہ وہ مختلف پیش و پس روابط کے ذریعے بقیہ معیشت کو منتقل ہوگا۔اسی طرح متاثرہ صوبوں میں انفرااسٹرکچر کی وسیع پیمانے پر تباہی سال کے دوران ملک کی نمو کے امکانات کو شدید متاثر کرسکتی ہے۔

دوسری جانب حکومت اور اسٹیٹ بینک نے طلبی دباؤ کو قابو کرنے کی پالیسی کاوشیں جاری رکھتے ہوئے رواں سال میں کئی اصلاحاتی اقدامات کا اعلان کیا۔ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:(i)'میرا پاکستان میرا گھر' اور 'کامیاب جوان یوتھ انٹرپرینیورشپ' کی اسکیموں کے تحت نئی رقوم کے اجرا کو عارضی طور پر روکنا تاکہ بعد میں اس پر نظر ثانی کی جاسکے،(ii)فولاد،غذائی مصنوعات اور ٹرانسپورٹ سمیت مختلف زمروں میں اضافی درآمدی ڈیوٹیاں لگانا،(iii)ایندھن پر ٹیکس کی بحالی،(iv)بعض درآمدات پر عارضی پابندیوں کا نفاذ،(v)جولائی 2022ء میں پالیسی ریٹ میں مزید 125 بی پی ایس کا

اضافہ، اور (vi) ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف کے قرضوں پر مارک اپ ریٹس کو پالیسی ریٹ سے منسلک کرنا۔ امکان ہے کہ ان اقدامات کے ہمراہ پالیسی ریٹ میں 675 بی پی ایس اضافے اور مالی سال 22ء میں اعلان کردہ طلب سے نمٹنے کے دیگر اقدامات کے مؤخر اثر، اور مالی سال 22ء کے آخر کے قریب ایندھن اور بجلی کی سبسڈیز کا مالیاتی پیکیج ختم کرنے کے حکومت کے فیصلے سے مالی سال 23ء میں معاشی سرگرمی کی رفتار کم ہو گی۔ سیلاب کی وجہ سے ہونے والی تباہی اور استحکام پر پالیسی توجہ کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی یہ ہے کہ مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو گذشتہ اعلان کردہ حدود 4-3 فیصد سے نیچے رہے گی۔

توقع ہے کہ مالی سال 23ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی قبل ازیں اعلان کردہ 20-18 فیصد کی حدود سے اوپر رہے گی۔ امکان ہے کہ توانائی کی سبسڈیز کے خاتمے اور ایندھن کی ٹیکس کی بحالی کے علاوہ سیلاب کے باعث زرعی پیداوار کو نقصانات کی شکل میں پہنچنے والے رسدی دھچکے مہنگائی کے بر تاؤ پر اثر انداز ہوں گے۔ سبسڈیز کے خاتمے اور ایندھن کے ٹیکس میں اضافے نے جون 2022ء سے مہنگائی میں تیزی سے اضافہ کیا اور مالی سال 23ء میں یہ رجحان برقرار رہنے کا امکان ہے۔ اسی طرح سیلاب کی وجہ سے تلف پذیر غذائی اشیا کی قلت قیمتوں میں متوقع طور پر مزید اضافہ کر سکتی ہے۔ دوسری جانب پچھلے برس سے متعارف کردہ استحکام کی پالیسیاں اور سیلاب کے باعث آمدنی کو ہونے والے نقصانات سال کے دوران طلبی مہنگائی کے حجم کو کم کر سکتے ہیں۔

حکومت کا ہدف ہے کہ مالیاتی خسارے کو مالی سال 22ء میں جی ڈی پی کے 7.9 فیصد سے گھٹا کر مالی سال 23ء میں 4.9 فیصد تک لایا جائے۔ یہ نتیجہ محصولاتی اور اخراجاتی دونوں قسم کے اقدامات کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔ مستثنیات کے خاتمے کے ذریعے ٹیکس اساس میں توسیع، ٹیکس ریٹس میں اضافے اور ایندھن کے ٹیکس کے دوبارہ متعارف کرانے سے توقع ہے کہ مالی سال 23ء میں ٹیکس وصولیاں بڑھیں گی۔ پی ڈی ایل کے دوبارہ عائد کیے جانے سے نان ٹیکس محاصل بھی بحال ہوں گے۔ اخراجات کے محاذ پر سبسڈیز کم کرنے سے امکان ہے کہ جاریہ اخراجات قابو میں رہیں گے۔ تاہم حکومت نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت سماجی تحفظ میں اضافے کا پروگرام بنایا ہے جس کا سبب وظیفے کی رقم اور استفادہ کنندگان کی کوریج میں توسیع ہے۔ اسی طرح سیلاب زدہ علاقوں میں امداد اور آبادکاری کی کوششوں سے بھی سال کے دوران اخراجات کی ضروریات بڑھ سکتی ہیں۔ غیر ترجیحی جاریہ اخراجات کی رفتار کو قابو میں کرنے اور محاصل کی وصولی میں اضافے سے مالی سال 23ء کے دوران ترقیاتی اخرجات کا حجم بڑھانے کے لیے مالیاتی گنجائش فراہم ہو سکتی ہے۔

مربوط مالیاتی اور زری پالیسی موقف سے امکان ہے کہ مالی سال 23ء میں بیرونی شعبے پر دباؤ کم ہو گا۔ اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی ہے کہ جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 23ء میں پچھلے سال کی سطح جی ڈی پی کے 4.6 فیصد سے نیچے گر جائے گا۔ یہ بہتری درآمدی نمو میں نمایاں سکڑاؤ کے نتیجے میں آئی ہے۔ جیسا کہ جولائی 2022ء سے درآمدات میں سال بسال کمی سے عیاں ہے، گذشتہ برس متعارف کرائے گئے طلب کم کرنے کے کئی اقدامات درآمدات کی نمو کی رفتار گھٹانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اسی طرح اجناس کی عالمی قیمتیں بھی مالی سال 22ء میں کئی سال کی بلند ترین سطح تک پہنچنے کے بعد کچھ نرم ہونا شروع ہو گئی ہیں جس سے قیمتوں کے بڑے اثر سے پیدا ہونے والے دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

تاہم امکان ہے کہ سیلاب سے زرعی پیداوار کو ہونے والے نقصانات زرعی اجناس، خصوصاً کپاس، کی درآمدات کو بڑھائیں گے۔ دوسری جانب عالمی طلب میں سست روی بھی مالی سال 23ء کے دوران برآمدات کی نمو کو کمزور کر سکتی ہے اور ترقی یافتہ معیشتوں میں پالیسی کی سختی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی جانب سرمائے کے بہاؤ کے امکانات کو کم کرے گی۔ کارکنوں کی ترسیلات زر مالی سال 21ء میں اضافے کے بعد مالی سال 22ء میں یکساں ہوتی دکھائی دیتی ہیں اور مالی سال 23ء میں بھی اسی طرح کی سطح پر رہنے کا امکان ہے۔ خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں تیل کی قیمت سے یکدم حاصل ہونے والا فائدہ اس پیش گوئی میں اضافے کی علامت ہے۔ مزید برآں، آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے بعد مالی کھاتے کا منظرنامہ بھی بہتر ہو گیا ہے۔ آئی ایم ایف پروگرام کی رقوم کے علاوہ توقع ہے کہ پاکستان کو کثیر فریقی اور دوطرفہ قرض دہندگان سے بیرونی فنانسنگ ملے گی جس سے مالی سال 23ء میں زرمبادلہ کے ذخائر کی صورتحال خاصی مضبوط ہو جائے گی۔